اشاعۃ السنّہ نمبر (۸) جلد (۷)

مضامین غیر

مشیر قیصر کے مناظرات کی نسبت فیصلہ کا بقیہ

(امر سوم متنازعہ فیہ) جناب اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مورخہ ۸ - جنوری ۱۸۸۳ء مین یہہ دعوی کیا ہے کہ یہہ جو توبہ نامہ اسی پرچہ مشیر مین طبع ہوا ہے اور ہندوستان مین بذریعہ اشتہارات و اخبارات شہرت پا رہا ہے حقیقت مین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے اسکو مکہ معظمہ مین لکھا ہے اور دلیل یہہ ہے کہ اکثر حجاج کے خطوط و بیانات اسکے مصدق ہین -

اسطرف ابو سعید محمد حسین صاحب **فاضل لاہوری** اس توبہ نامہ کو جعلی تبلاتے ہین) اور بیان و خطوط حجاج کا یہہ جواب دیتے ہین کہ جنہون نے یہہ جعل بنایا یا بنانے مین انکے شریک رہے ہین اسکے مصدق ہین یہہ لوگ مولانا ممدوح کے دشمن مخالف بلکہ مدعی ہین انکی شہادت مولانا ممدوح کے حق مین ناجایز ہے دشمن ہونیکے وجوہات فاضل ممدوح نے اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین طول و طویل لکھے ہین جو قرین قیاس معلوم ہوتے ہین -

فاضل ممدوح **جعلی ہونے توبہ نامہ** اور نامعتبری بیان و خطوط مصدقین توبہ نامہ پر بہت سے **دلایل پیش** کرتے ہین منجملہ انکے (۱) بہت سے عالم مہاجر حاجی متقی پرہیزگار اس توبہ نامہ اور بیان مصدقین توبہ نامہ کی تکذیب کرتے ہین (۲) جعلی توبہ نامہ کے مصدقین کا باہم اختلاف پانچ امور مندرجہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین ثابت کرتے ہین (۳) توبہ نامہ کی کارروائی کو خلاف قانون عدالت و خلاف رابطہ یگانگت برٹش گورنمنٹ و دولت عثمانیہ ثابت کیا ہے - (۴) ان کارروائیون کا خلاف عقل ہونا ثابت کیا ہے -
(۵) توبہ نامہ کے الفاظ خلاف قواعد عربی ثابت کئے ہین جنسے کسی اہل علم کا لکھا ہوا

توبہ نامہ ثابت نہین ہوتا۔ (۶) توبہ نامہ کا مضمون بے معنی و خلاف مقصود ہے جسکو زور و شور سے ثابت کیا ہے۔ (۷) توبہ نامہ پر کسی عدالت کی مُہر یا حاکم کے دستخط نہین ہین (۸) توبہ نامہ مخالف ہے اُس روبکار پاشا مکہ معظمہ کے جس پر پاشا موصوف کی مُہر ہے جسکا فوٹوگراف ہندوستان مین منگایا گیا جو کبھی غلط نہین ہو سکتا ہے (۹) مخالفین سے اصل توبہ نامہ یا اُسکے فوٹوگراف کا مطالبہ فرمایا ہے اور درصورت آجانیکے نصف خرچ اسکا فاضل ممدوح نے اپنے ذمہ لیا ہے اور اپنے شیخ سید محمد نذیر حسین صاحب کی حامی و ناصر ہونے سے انکار کیا ہے۔ (۱۰) جنکی نسبت توبہ نامہ کا لکھنا بیان کیا ہے (یعنے سید محمد نذیر حسین صاحب) وہ اس توبہ نامہ کے لکھنے سے مطلق انکار کرتے ہین۔

اب ہم دلایل فریقین پر نظر کرتے ہین

اڈیٹر صاحب کی دلیل بسبب اختلاف بیان راویون اور مخالف و دشمن ہونے سے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے قابل تسلیم نہین۔ کیونکہ مخالف کی گواہی نامعتبر ہے اسیطرح فاضل ممدوح کی دلیل اول بھی اسی علت سے قابل قبول نہین۔

تنبیہ

اس بیان مین ایک فریق (گواہان واقعہ) غلط گو ہے۔ جائے عبرت ہے و محل حیرت ہے کہ یہہ معاملہ اقوام غیر سنتے ہونگے کہ خاص اپنے متبرک و مقدس معبد مکہ معظمہ مین ایسے ایسے فاضل و عالم جھوٹھ بولین تو مسلمانون کی دیانت و ایمانداری کو یہہ کیا سمجھتے ہونگے اگر اب بھی مسلمان نہ سمجھین تو اونکو خدا سمجھاوے۔

آمدم بر سر مطلب رہی فاضل ممدوح کی **نو دلایل** وہ حقیقت مین مدلل و معبر ہین ہین کہ انکا جواب نہ تو اڈیٹر صاحب نے دیا اور نہ کسی اونکے معاون نے دیا اور نہ ہمارے خیال مین آتا ہے حقیقت مین یہہ دلایل لاجواب **قابل** قبول ہین اگر ہم اُن کو نہ مانین تو ہمسا نا انصاف و متعصب کون ہوگا۔

انہین آخر **تین** دلایل **بہت ہی قوی** ہین جنہین کسی طرح کا شبہ و احتمال نہین آسکتا ہے۔

دلیل ہشتم میں اختلاف روبکار مکہ معظمہ اور توبہ نامہ میں جو بیان ہوا ہی بہت صحیح ہی روبکار اس توبہ نامہ کو صاف رد کر رہا ہے مضمون روبکار حاکم مکہ معظمہ جو بنام حاکم مدینہ منورہ لکہا تہا یہہ ہے۔
"مولوی محمد نذیر حسین صاحب کے ہموطنون نے انپر تہمت اعتزال لگائی تہی جسکے بعد تحقیقات وہ بری نکلی"۔ اگر مولانا ممدوح نی توبہ کی ہوتی یا توبہ نامہ لکہا ہوتا تو یہہ مضمون روبکار کا ہرگز نہ ہوتا بلکہ یہہ لکہا ہوتا کہ انہون نے اپنی وہابیت یا اپنی اعتزال سے توبہ کی ان پہ مواخذہ نہ ہو۔

دلیل نہم اس سی زیادہ قوی ہی اگر توبہ نامہ کا کچہہ بہی وجود ہوتا تو اڈیٹر صاحب یا اسکے معاون و انصار ضرور اصل یا اسکی فوٹوگراف کو منگواتے اور شایع کرتے جیسا کہ روبکار پاشا مکہ مکرمہ کا فوٹوگراف اہل حدیث نی شایع کیا ہی۔

دلیل دہم سب سی زیادہ واضح ہی۔ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب زندہ ہندوستان مین موجود ہین جو صاف اس توبہ نامہ سی انکار و لاعلمی ظاہر کر رہی ہین۔

افسوس صد ہزار افسوس اُن مسلمانون پر ہی جنہون نی خاص مکہ معظمہ (جہان تمام دنیا کے مسلمان اپنی گناہون سی توبہ کرنی اور خیرات و حسنات کرنے آتی ہین) مین یہہ جعل بنایا اور جہوٹہا توبہ نامہ لکہا کر ایک اتنی بزرگ پر تہمت لگائی نہ خدا سی خوف کیا نہ دنیا مین کاذب کہلانے سے عار آئی۔ اور اُنسی زیادہ افسوس اُن سادہ لوح بزرگوارون پر جنہون نی باوجود دیکہنی روبکار پاشا مکہ معظمہ و دیگر دلایل مکذب توبہ نامہ کے بہی اس جعلی توبہ نامہ کو صحیح تصور کیا اور ابتک اسی پہ اڑی چلے جاتے ہین۔ خدا انکو عقل و انصاف دیوی۔ آمین

امر چہارم متنازعہ فیہہ

اڈیٹر صاحب اخبار **مشیر قیصر** اپنی پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری مین فاضل ممدوح کو علماء حرم محترم و سلطان روم کا **توہین** کرنیوالا قرار دیتے مین اور فرماتی ہین کہ انہون نے علماء حرم اور حاکم کو کہلا کہلا مشرک اور کافر اور ظالم قرار دیدیا۔
ادہر فاضل ممدوح فرماتے ہین کہ ہم اور تمام اہل حدیث اس ہندمین مشہد اور مطہر معبد

(مکہ مکرمہ) کی توہین کو کفر سمجھتے ہین اور اُسکی تعظیم کو جزء ایمان جانتے ہین اور خود سلطان روم کی تعریف کرتے ہین اور مخالفین (اڈیٹر مشیر قیصر اور اُنکے ہم خیال) کی نسبت فرماتے ہین کہ یہہ اہل مکہ کو رشوت لینے اور ظالمانہ کارروائی کرنیکا اتہام لگاتے ہین جس سے خود حکام مکہ کی توہین لازم آتی ہے۔

اڈیٹر صاحب کے دعوی کی دلیلون مین سے فاضل ممدوح کا ایک فقرہ ہے جس سے اڈیٹر صاحب نے توہین استنباط کی ہے ہم معہ اسکے اگلے پچھلے فقرات کے یہان لکھتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ فاضل ممدوح کا اُس سے کیا مقصود ہے اور اُس سے کیا سمجھا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ **فاضل** ممدوح نے اشاعة السنہ نمبر ۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۳ مین ایک مضمون اخبارون کے اڈیٹرون کی نصیحت مین لکھا تھا کہ وہ مذہبی چھیڑ چھاڑ نہ کیا کرین۔ اسکے ضمن مین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب (جنکی نسبت اخبارون نے لکھا تھا کہ وہ مکہ مین پکڑے گئے اُنکو زدوکوب ہوئی وغیرہ) کے معاملہ کا ذکر کیا اور جو سلطنت روم وحاکم مکہ پر اڈیٹرون نے اتہام لگائے لکھکر نتیجہ مین صفحہ ۲۴۰ کی یہہ عبارت ارقام فرمائی ہے کیا جب عامہ اہل حدیث ان اخبارون کو پڑھکر یہہ یقین کرلینگے کہ اُنکے مقتدا و پیشوا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے اہل مکہ نے یہہ سلوک کیا ہے جو ان حضرات خیر خواہان مذہب حنفی نے بیان کیا ہے تو وہ اہل مکہ کو مشرکین مکہ کی مثل یا مرد اینون کی مثل یا یزیدیون کی مانند قرار نہ دینگے۔ اور کعبہ شریف کے حج کو اس جور و تعدی در فع امن کے سبب اپنے ذمہ سے ساقط سمجھکر اس فرض اتفاقی کو ترک نہ کرینگے۔ اور جب وہ مذہب اہل حدیث کی نسبت ان حضرات کے یہہ الفاظ سنینگے کہ یہہ مذہب جدید ہے یا محمد بن عبد الوہاب کی تجدید ہے تو اُسکے مقابلہ مین وہ چارون مذاہب اور چارون مصلون کو محدث و بدعت قرار نہ دینگے۔ اور جب وہ اپنے اکابر علماء کی توہین کے الفاظ ان اخبارون مین پڑھینگے تو وہ ازراہ حمیت جاہلیت حضرت امام ابو حنیفہ اور اُنکے تلامذہ کو (خدا اُنکو اپنی رحمت مین ڈھانک لے) صلواتین و تبرے نہ سنائینگے۔ اس جانب سے یہہ باتین وقوع مین نہ بھی آئین تو کیا جانب ثانی (حنفیہ) جنکی خاطر یہہ مضامین اُن اخبارون مین درج ہوتے ہین اس جم غفیر کلمہ گویون کو

(جنکی تعداد ان ہی اخبارون مین اسّی لاکھہ بتلائی گئی ہے) دایرہ اسلام سے خارج اور معاہد و مشاہد اسلام سے علیحدہ نہ کرینگے - اور درپے انکے قتل و ایذا کے نہونگے - اور ہیہ امور خواہ کسی جانب سے واقع ہون ترقی قومی کے مزاحم و مانع نہین ہونگے - اور موجب خلل نظام عالم و امن کافہ انام (جو اصول سلطنت کے بہی مخالف ہے) قرار نہ پائینگے"۔

اس عبارت مین اڈیٹرون کی خوفناک کارروائی کے نتایج بتلائے گئے ہین کہ اہل حدیث ان اخبارون کو پڑہ کر حنفیہ و مذاہب اربعہ کے دشمن ہونگے اور حنفیہ اہل حدیث کے - اگر اسے توہین مانی جاوے تو ہر دو فریق کی توہین ہوئی جس سے خود ہی فاضل ممدوح کا دایرہ اسلام سے خارج ہونا لازم آویگا اور ہیہ ظاہر ہے کہ کوئی ادنی فہم والا اپنی اور اپنے ہم مذہبون کی توہین اپنے مُنہہ سے نہین کرتا ہے فاضل ممدوح کیونکر کرینگے - اڈیٹر صاحب کو ہیہ خیال نہ آیا کہ ہم لوگون کی کارروائی کے بیان کرنے سے جب فاضل ممدوح سلطان روم وغیرہ کی توہین کرنیوالے ہوگئے تو ہم لوگون کا کیا حال ہوگا جنکی تحریرات کا ہیہ نتیجہ ہے

انہین اڈیٹرون کے بیانات کے سچ ہونیکی شرط پر فاضل ممدوح صفحہ ۲۳۷ مین ہیہ فرماتے ہین "اگر ہیہ حالات و فضایل سچ ہین تو تم سن لوگے کہ ایک نہ ایک دن حاجیونکے حفظ و امن کیلئے خاص مکہ شریفہ مین بہی انگریزی کانسل (جیسا کہ جدہ مین ہے) متعین ہوگا اور سلطان روم کی بدانتظامی شہرہ پاکر اسکا راستہ بہی روم کی راہ لیگا"۔ فاضل ممدوح کے اس بیان سے بہی کوئی توہین سلطان روم کی نہین پائی جاتی اگر ہے تو انکی بدانتظامی کی ہے وہ بہی اڈیٹرون کی جانب سے جنہون نے سلطنت روم کی بدانتظامی کی شہرت کی ہے اور سچ پوچہو تو اڈیٹر کیا اس سلطنت کی بدانتظامی کا دنیا مین کون قایل نہین ہے اگر بدانتظامی نہ ہوتی تو انکی سلطنت شاہان غیر کیون تقسیم کرلیتے اسی سال صدہا حجاج حج سے اسی بدانتظامی کی وجہ سے محروم رہے جس بدانتظامی کی تمام اخبارون مین پکار تہی - خود اخبار مشیر قیصر مین بہی ہمنے اس بدانتظامی کی شکایت پڑہی ہے - اور حق پوچہو تو بدانتظامی بہی بادشاہون مین کچہہ تعجبات سے نہین ہے - اکثر سلاطین و شاہان حتی کہ بعض خلفاء کے وقت مین بہی کبہی کبہی بدانتظامیان ہوگئی ہین

اگر کانسل انگریزی کا سلطنت روم مین متعین ہوتا تو مین تصدیق کیجاوی تو جدہ مین کانسل مقرر ہونے سے پیشتر ہی توہین ہو چکی الا ریکہ معظمہ مین تو نایب کانسل (ڈاکٹر عبد الرزاق) اب بہی موجود ہے پس اس سی توہین استنباط کرنا عجب ہے

اڈیٹر صاحب نے ایک دلیل توہین سلطان روم کی اپنی اخبار مطبوعہ ۷ ۔ مئی مین یہہ پیش کی ہی کہ " فاضل ممدوح نی جو بحث خلافت کی فرمائی اور سلطان روم کو خلیفہ کہنا از روے شرع شریف ناجایز ثابت کیا یہہ سب غصہ وہی ہی کہ انکی مرشد مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب سی حرم شریف مین مواخذہ ہوا ورنہ کچھہ ضرورت بحث خلافت کی نہ تہی بلکہ یہہ بحث بی محل ہے " مگر ہماری سمجھہ مین یہہ وجہ جو اڈیٹر صاحب اس بحث کی فرماتے ہین[1] مطلق نہین آتی ہی کیونکہ فاضل ممدوح اس مواخذہ (قید حوالات زد و کوب وغیرہ) کا مطلق انکار کرتے ہین اور اشاعة السنة نمبر ۹ جلد ۶ کے صفحہ ۳۲۱ کی آٹھوین سطر مین صاف فرماتے ہین " کوئی دانا اور خیر خواہ سلطنت روم ایسا خیال نہین کر سکتا کہ پاشا مکہ نی ایسی معزز رعایا اور خیر خواہ برٹش گورنمنٹ سے ایسی سخت و ناجایز مزاحمت کی ہو " اور قیاس مین بہی یہہ نہین آتا ہی کہ محض بعض حضرات کی چغلی کہانی سے (کہ مولوی نذیر حسین صاحب وہابی ہین) مواخذہ ہو حالانکہ مولانا موصوف کو ہمیشہ وہابیت سی انکار ہی ۔ اور جو اصل وہابی نجدی مدعی بوہابیت و خارجی و شیعہ ہین وہ بلا روک ٹوک حج کرین پس عقلاً بہی اُن یا اُنکی حاشیون کی تکذیب ہوتی ہی ۔ پس جب پاشا مکہ کی نسبت اس زیادتی و مواخذہ کا فاضل ممدوح انکار کرتے ہین تو سلطان روم سی کیون غصہ ہو کر اُن کی توہین کرینگے ۔ اڈیٹر صاحب خود ہی مواخذہ کی مدعی ہین اور خود ہی اس مواخذہ پر فاضل ممدوح کا غصہ آنا تجویز فرماتے ہین مگر ان باتون کا کچھہ ثبوت نہین ہی ۔ ہمارے نزدیک اس بحث خلافت کی اسوقت بہت بڑی ضرورت ہے ۔ جسکے بہت سے فواید ہین ۔

ضرورت بحث خلافت

اسوقت گورنمنٹ انگلشیہ کو مسلمانون کے دشمنون نے مسلمانون کی طرف سی بدگمان کرنیکو طرح بطرح کے بے اصل خیالات دلائے ہین ۔ خصوصاً مسئلہ جہاد سی گورنمنٹ کو

[1] کہنا انکا غصہ ہے

دنیا بہر مین اور مہدی کے اشتہارات جہاد ان تہمات کو ادہر بہی جاری ہین اور مسٹر بلنٹ کے خیر عام کا ترجمہ اردو زبان مین جسمین بحث خلافت بہی ہے اور اڈیٹرون (جیسے نیر اعظم مظہر العجایب وغیرہ) و خیر خواہان اسلام نی (جیسے سید اکبر حسین صاحب منصف علیگڈہ جنہون نے اخبار مشیر قیصر نمبر ۸ جلد ۸ مطبوعہ ۱۹ - فروری ۱۸۸۲ء مین بحث خلافت ضمناً کی ہے) بہی اس بحث کو چہیڑا ہے - تو اب اس سی بڑہکر مسئلہ خلافت کی صحیح معنی بتلانی کا اور کونسا وقت آویگا - خصوصاً اشاعۃ السنہ (جو مذہبی رسالہ ہی اور دینی و دنیوی اصلاحین مسلمانونکی کرنا اپنا فرض سمجہتا ہی اور یہی اسکا کام ہی) کو خاموش رہنا کب زیبا ہی -

اس ایک مسئلہ خلافت کے بیان سے بڑی انتفاع فوایدہین

(۱) برٹش گورنمنٹ کا مسلمانون پر اطمینان و بہروسہ رکہنا - جس سی صدہا پولٹیکل فواید متصور ہین - (۲) مسلمانون کو برٹش کا زیادہ مطیع بنانا اسکی فواید بہی واقفان معاملات پولٹیکل پر مخفی نہین ہین - (۳) مہدی کے اشتہارات کا ہندوستان مین بی اثر کردینا جسکی فواید رعایای ہند (مسلمان و اہل ہنود دونو) و گورنمنٹ کو بے شمار ہین (۴) مسلمان اڈیٹران اخبار (جیسے اڈیٹر مشیر قیصر) کو اصل مسئلہ خلافت کا معلوم ہوجانا تا کہ اپنا فرض منصبی (امن و اتفاق وغیرہ) بخوبی ادا کرسکین ایسی خوفناک مسایل (جیسے سلطان روم کا شرعی خلیفہ اسلام قرار دینا جس سی مخالفت برٹش گورنمنٹ کے ہوجانیکا احتمال ہے) ناواقفی سے نہ دہر گہسیٹین جسکا نتیجہ حکام و رعایاء برٹش دونو کے حق مین مضر ہو (۵) مسٹر بلنٹ (جو ترقی و بہی خواہ اسلام ہین اور بہبودی اسلام کی کام کرنے مین ساعی ہین) کی مخالفت سی لوگون کو باز رکہنا جس سی اتفاق اہل اسلام و ترقی اسلام کی تدابیر (جیسے حیدر آباد مین علم عربی کا مدرسہ قایم کرنا وغیرہ) مین رخنہ اندازی نہ ہونی پاوے انہین سی ہر ایک فایدہ مین اور بہی بے شمار فواید ہین جو ناظرین کو غور و تامل کرنے سے خود ظاہر ہوجاینگے پس اڈیٹر صاحب کا اس بحث خلافت کو بے محل قرار دینا بیجا و بے محل ہی - پہر اس بحث سے سلطان روم و اہل مکہ کی توہین فاضل ممدوح سی کیونکر ہوسکتی ہی - ایک دلیل اڈیٹر صاحب

کی توہین سلطان کی نسبت یہہ بہی ہی کہ فاضل ممدوح نی سلاطین عثمانیہ کا نسب نامہ جو لکہا اسکا کوئی تعلق نہ تہا اسمین عثمان اول کی نسبت لکہا ہی "یہہ شخص صحرا ارمنیہ کا رہنی والا تہا" مین کہتا ہون جبکہ خلیفہ کا قریش ہونا شرط ہی تو سلطان روم (جنکی خلافت کی بحث درپیش ہی) کا قریش نہ ہونا بغیر نسب نامہ لکہی ہوی کیونکر ثابت ہوتا کیا عام اڈیٹرون کی طرح فاضل ممدوح بہی بلا دلیل دعوی کو چہوڑ دیتی اور جبکہ اکثر ناواقفون کو سلطنت عثمانیہ سی حضرت خلیفۂ ثالث کی نام کا اشتباہ ہوتا ہے تو اس عثمان ترک کا ذکر کیون نہ کرتے - اور اگر تاریخ نظم الممالک سی عثمان اول کا صحرا ارمنیہ کا باشندہ ہونیکو نقل کیا تو اسمین کیا توہین ہوئی خود اڈیٹر صاحب اسی ۴ مئی کے اخبار مین فرماتے ہین کوئی بادشاہ ایسا نہین کہ ابتدای دنیا سی اوسکی خاندان مین سلطنت رہی ہو یہی کیفیت تمام خاندانون کی ہی" پہر جب یہہ حال ہی تو سلطان کی توہین اس سی کیونکر ہوئی - اگر نسب نامہ کسی تواریخ سی بضرورت نقل کرنا توہین خیال کیا جاوی - تو خود اڈیٹر صاحب نے بہی اسی توہین کو اپنی اخبار مین نقل فرمایا اڈیٹر صاحب اس الزام سی کب بری ہو سکتی ہین اور مورخون پر تو اڈیٹر صاحب کی طرف سی یہہ ایسا جرم لگایا گیا کہ کوئی بیچارہ نہین بچ سکتا - بلکہ ہر مورخ بقول اڈیٹر صاحب گالیان کہانیکا مستحق ہی کیونکہ اڈیٹر صاحب نے جو گالیان فاضل ممدوح کو دین تو بقول اڈیٹر صاحب بعوض اسی توہین سلطان روم (جو بزعم اڈیٹر صاحب فاضل ممدوح سی سرزد ہوئی) چنانچہ اپنی ۴ - مئی کی اخبار مین گالیان دینی کا بہی عذر کیا ہی - اور نسب نامہ لکہنا خود توہین قرار دی چکی ہین - پس اگر ہر مورخ کو ہر شخص گالیان دینی کا مستحق نہین ہی تو جس مورخ نی جنکا نسب نامہ لکہا ہوگا وہ تو بہر حال بقول اڈیٹر صاحب گالیان دی سکتا ہی پس دعوی اڈیٹر صاحب کا بالکل بے اصل ثابت ہوا آپ دعوی **فاضل ممدوح** کا کہ "ہم اور تمام اہل حدیث مکہ معظمہ کی **توہین** کو کفر سمجہتے ہین" بسبب نقل کرنی اس مضمون کی آیات واحادیث کے اشاعۃ السنہ کے صفحہ ۳۰۹ مین **قابل قبول** ہے - اور قیاس بہی یہی چاہتا ہی کہ جبکہ یہہ لوگ اہل حدیث ہین تو خلاف حدیث مکہ معظمہ کی توہین کب جائز سمجہتے ہونگی اور فاضل ممدوح نی سلطان روم کی تعریف اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۷ کے صفحہ ۲۹۳ مین اس طرح کی ہی - سلطنت روم ہمارا فخر ہے اور سلطان روم

ہماری عزت کیونکہ سلطنت اسلامی سلطنت ہی اور سلطان ایک اسلامی بادشاہ"۔ اور جو فاضل ممدوح نے اپنے مخالفین کی نسبت فرمایا کہ انہون نے اہل مکہ کو سرکشی اور ظالم قرار دیا ہی جس سے توہین اہل مکہ لازم آتی ہی" اگرچہ یہہ امر واقعی ہی کیونکہ اخبار مشیر قیصر و نور الانوار و مظہر العجایب وغیرہ مین مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب پر ظلم کرنا اور اونکا روپیہ دیکر رہائی پانا لکھا ہی جس سے توہین حکام مکہ لازم آتی ہی مگر یہہ توہین اہل مکہ ان لوگون سے بہ نیت صادر نہین ہوئی اور جب تک توہین قصداً نہ کیجاوے توہین نہین ہوسکتی ہی بلکہ ان لوگون نے اہل حدیث کی ضد مین بلاتحقیق باتین بغیر سمجھے سوچے لکھہ مارین غور کرتے تو کبھی یہہ باتین نہ لکھتے۔ لہذا ہمارے نزدیک یہہ لوگ بھی توہین اہل مکہ سے بری نہین۔

اس بحث کی متعلق ضروری مسایل

مسئلہ۱ توہین مکہ معظمہ کفر ہے۔ مسئلہ۲ اہل مکہ سے ظلم زیادتی و دیگر گناہ دوسرے ملک والون کی طرح صادر ہونا ممکن ہی۔ مسئلہ۳ اہل مکہ بھی گناہ کے کرنے سے دوسرے ملک والون کیطرح گنہگار ہوتے ہین۔ مسئلہ۴ حدود و قصاص اہل مکہ پر بھی دوسرے ملک والون کی طرح جاری ہوتے ہین۔ مسئلہ۵ اہل مکہ کی توہین کرنا مکہ کی توہین نہین ہی بلکہ اور ملک کے ساکنین کی طرح ہی۔ مسئلہ۶ اہل مکہ و اہل مدینہ سے محبت رکہنا بسبب اونکے تقوی شعاری و دینداری و ہموطنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہی مگر جو اُنمین فاسق و فاجر جہوٹے ظالم رہزن بدعتی ہین اُنسے دشمنی رکہنا بھی جزو ایمان ہی حب للہ و بغض للہ کے یہہ معنی ہین۔ مسئلہ۷ خوشامد سے جہوٹی تعریفین کرنا اہل مکہ یا سلطان روم کی ایسی ہی حرام ہی جیسا کہ اورون کی۔

امور متنازعہ فیہ

فاضل لاہوری نے اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین دعوی کیا ہی کہ اڈیٹر صاحب مشیر قیصر نے اپنے اخبار نمبر ۲ جلد ۵ مطبوعہ ۸ جنوری سنہ ۱۸۸۴ء مین ہمکو ایک درجن گالیان دین۔ اور اڈیٹر صاحب نے اپنے اخبار نمبر ۱۳ جلد ۵ مین فرمایا کہ ہم دعوی کرتے ہین کہ اگر لاہوری صاحب

ایک دشنام بھی ہماری پرچہ مین نکالدین تو ہم ایک ہزار روپیہ دیتی ہین۔

اب ہم یہہ دیکھتی ہین کہ فاضل ممدوح کا دعوے صحیح ہے یا اڈیٹر صاحب کا گالیان ہیر سے انکار صحیح ہے۔

فاضل ممدوح نے اپنے دعوی کے ثبوت مین اُسی اخبار سے بجاے بارہ [۱۲] گالیان کے پندرہ [۱۵] بقید صفحہ سطر لکیف مرتب کر کے اپنے اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۷ مین طبع فرمایا۔ اور طرفہ یہہ کہ اڈیٹر صاحب نے جس اخبار مشیر مین گالیون سے انکار کیا تھا اوسمین بھی تیرہ [۱۳] گالیان اور موجود تھین جسکی دوسری فہرست لکھکر فاضل ممدوح نے جتلادی۔

فاضل ممدوح نے ان دشنامون کی دشنام ہونے پر تین دلیلین پیش کی ہیر اول دلیل مین خود اڈیٹر صاحب کو منصف بناکر فرمایا ہے۔ کہ اگر آپ انکو دشنام مانتے ہین۔ تو فیصلہ ہوگیا ورنہ ہمکو اجازت دیجئے کہ یہہ الفاظ ہم آپ کے حق مین لکھا کرین۔ دلیل دوم مین فرماتے ہین بشہادت شریعت یا عرف یا قانون جسکو آپ مستند سمجھین عدالت مین ان الفاظ کی تحقیق ہوجاوے۔

دلیل سوم آئینہ اخبار مشیر قیصر نمبر ۱۶ جلد ۸ مطبوعہ ۱۵- اپریل ۱۸۹۴ء مین اخبار مہیر کھ کے الفاظ (جوان دشنامی الفاظ سے کم اور بعض مساوی ہین) کو گالیان قرار دیا اور اُسکے اڈیٹر کو تہذیب و شرافت سے علیحدہ کیا پھر آپ کی الفاظ جو ان الفاظ سے بڑہے ہوے ہین کیونکر دشنام قرار نہ پاینگی۔"

اڈیٹر صاحب نے جواب مین الفاظ ہٹ دہرمی۔ خلاف دیانت۔ آپکے انصاف و ایمانداری کو دیکھو جس سے بے انصافی و بے ایمانی مراد ہے۔ **فی قلوبھم مرض**۔ الخ جو کافرون کے شان مین وارد ہے۔ شامت اعمال۔ کفر بکنا۔ خرافات کو گالی نہین مانا۔ اور دوسرے الفاظ گالیون سے سکوت فرمایا۔ اور دلیل اول کے دوسرے فقرہ کا جواب نہ دیا۔ لیکن جبکہ اڈیٹر صاحب کے نزدیک یہہ الفاظ گالیان نہین ہین تو اڈیٹر صاحب کی طرف سے ایسے الفاظ لکھنے کی اڈیٹر صاحب کے شان مین سب کو اجازت ہے گو فاضل ممدوح اپنی تہذیب و شائستگی سے ایسے الفاظ اڈیٹر صاحب کی شان مین تحریر نفرماوین مگر دوسرے لوگ خصوصاً اڈیٹران اخبار

تواب کہل کہیلینگے اڈیٹر صاحب کو مضامین لکہنا مشکل پڑ جائیگا۔

فاضل ممدوح کی دوسری تیسری دلیل کے جواب سے اڈیٹر صاحب قاصر ہین۔

ہماری نزدیک یہہ الفاظ بیشک خلاف تہذیب ہین اڈیٹر صاحب ایسی الفاظ بلکہ اُن سے کچہہ نرم الفاظ کو بمقابلہ اخبار مہر نیمروز یہہ گالیان قرار دیچکی ہین پس باعتراف اڈیٹر صاحب یہہ الفاظ گالیان ہین۔ معلوم نہین کہ اڈیٹر صاحب کس درجہ کی نازک طبع و سلطان وقت ہین کہ اپنی ناک پر مکہی بہی بیٹہنی نہین دیتی انکی نسبت کسی نی آدہی بات بہی کہی کہ توہین ہوئی شرافت و تہذیب سے علیحدہ ہوا۔ مگر یہہ جسکی نسبت جو چاہین بلا تامل لکہہ ڈالین نہ علماء کی شان کا خیال کرین نہ بزرگان دین کا لحاظ فرماوین۔

اڈیٹر صاحب نے اپنے اخبار مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۸۴ء کے صفحہ ۴ کے دوسرے کالم مین **اشاعۃ السنہ** نمبر ۱ جلد ۷ کی نسبت فرمایا ہی کہ یہہ رسالہ سب و شتم سے بہرا ہے۔ اِس امر کے ثبوت مین اڈیٹر صاحب نے اُس رسالہ مین سے ایک بہی لفظ دشنام کا نہ نکالا باوجودیکہ فاضل ممدوح نی **اشاعۃ السنہ** نمبر ۲ جلد ۷ کی صفحہ ۵۴ کے نوٹ پر انعام کا وعدہ بہی کیا تہا اگر آپ بجاے اوس رسالہ کی **اشاعۃ السنہ** نمبر ۱ جلد ۷ سے لفظ ہٹ دہرمی کا نکالا مگر دعوی اڈیٹر صاحب کا اسوقت صحیح ہوتا جبکہ جس رسالہ کو سب و شتم سے بہرا ہوا فرمایا تہا اسمین ایک لفظ بہی نکالتی۔ جہان سے اس لفظ کو اڈیٹر صاحب نی بطور الزامی جواب نقل کیا ہی اوس جگہ یہہ لفظ فاضل ممدوح نی ایسی موقعہ پر لکہا ہی کہ ہرگز اسکو کوئی دشنام نہین کہہ سکتا کیونکہ کوئی شخص خاص اسکا مخاطب نہین ہی فاضل ممدوح نی ایسی لوگون کو جو قرآن و حدیث کے مطالب (جیسی مضمون ترقی معکوس مسلمانون کی خوفناک حالت وغیرہ) سے ضد و انکار کرتے ہین ہٹ دہرم فرمایا ہی چنانچہ فرماتے ہین "جو لوگ اسکی بعض مضامین کو اس روش مصلحت کی مخالف سمجہتے ہین یہہ انکی نافہمی یا ہٹ دہرمی ہی۔ پس اس جگہ پر لفظ ہٹ دہرمی کو کون گالی کہہ سکتا ہی۔ قرآن و حدیث کا منکر کافر شرک کرنیوالا مشرک بدعت کرنیوالا بدعتی حق کو نہ ماننی والا ہٹ دہرم کہلاتا ہی مگر جب تک کسیکو مخاطب کرکے (جیسے کہ اڈیٹر مشیر نے فاضل ممدوح کو مخاطب ٹہرایا) کافر بدعتی فاسق ہٹ دہرم نہ کہے گالی کیونکر۔

ہو سکتی ہی پس یہہ لفظ ہٹ دہرمی کا ہرگز اڈیٹر صاحب کے الفاظ کی مساوی نہین ہی جبیر اڈیٹر صاحب ناحق اسکو الزامی جواب سمجھکر اپنی زور قلم پر ناز کرتے ہین یہہ تو کمال درجہ کا ضعف قلم ہے - خلاصہ یہہ کہ خلاف تہذیب الفاظ کا اڈیٹر صاحب کی تحریرات مین باعتراف اڈیٹر صاحب ہونا ثابت ہے جو ایک لایق اڈیٹر صاحب سی صادر ہونا نہایت معیوب ہی اور اوس پر عذرات اڈیٹر صاحب کے جو خلاف اور بے اصل ہین قابل سماعت کے نہین -

امر ششم متنازعہ فیہ بحث

فاضل ممدوح **سلطان** روم کو مسلمانان ہند کا ایسا **خلیفہ** جو احادیث مین وارد ہوا ہی **نہین** تسلیم کرتے - یہہ امر حقیقت مین متفق علیہ ہی دونون صاحبون مین کچھہ متنازعہ نہین ہی حال اسکا یہہ ہی کہ فاضل ممدوح نی اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۱ و نمبر ۱ جلد ۷ مین دعوی کیا ہی کہ سلطان کو شرعی خلیفہ ماننی سے احادیث مانع ہین کیونکہ علاوہ دیگر شروط خلافت کے ایک شرط قریش کا ہونا ہی ہی جو بالاتفاق سلطان روم مین پایا نہین جاتا -

احادیث جنہین قریش کی شرط ہی کتب احادیث سی نقل کی ہین اور شرح مواقف و شرح صحیح مسلم نووی و عون الباری شرح صحیح بخاری کی اپنی توافق رای پر نقل کرکی صفحہ ۳۸ مین لکہا ہی اوس بیان سی (جسکا خلاف کسی چہوٹی یا بڑی اسلامی کتاب مین نہ پاؤگی) صاف ثابت ہی کہ باتفاق مسلمانان ہند (شیعہ سنی اہل حدیث اہل تقلید حنفی شافعی وغیرہ جنکی سوا ملک ہند مین کسیکا نام و نشان نہین) امام یا خلیفہ وقت کا قریش ہونا شرط خلافت ہے پس فاضل ممدوح اوسی خلافت سی جو احادیث مین وارد ہی بحق سلطان روم منکر ہین پس کوئی اگر اپنی محاورہ مین سلطان روم یا اور کسی نواب و بادشاہ کو خلیفہ یا امیر وغیرہ لکہدے تو اوس سی فاضل ممدوح کو انکار نہین چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۷ کے صفحہ ۹ مین بحسب محاورہ جدید امیر (جو بمعنی خلیفہ مستعمل ہے) فرمارہے ہین - ہماری دانست مین اس خلافت کا سلطان روم مین از سلف تا خلف کوئی بہی قایل نہین ہی مسٹر بلنٹ - سید **اکبر علی** صاحب مصنف علیگڈہ اڈیٹر نیر اعظم اڈیٹر مظہر العجایب وغیرہ کا

کا قایل نہ ہونا انکی تحریرات سے ظاہر ہے۔ **خود اڈیٹر صاحب مشیر قیصر** بہی اس
خلافت سلطان روم کے **قایل نہین ہین** چنانچہ اپنے ۲۷ مئی سنہ ۱۸۹۸ء کے اخبار
مین فرماتے ہین "ہاں اگر سلطان روم کی خلافت وہ خلافت نہ سہی جسکی تعین بفحوائے والخلافة
بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ثلثون سنة ولعدہ ملک وامارۃ مین صرف ۳۰ سال ہے
لیکن خلفاے اربعہ کی خلافت کے بعد کوئی بادشاہ یا امیر خلیفہ نہین کہلایا" اس سے ظاہر ہے کہ
اڈیٹر صاحب بہی بتمسک حدیث نبوی سلطان روم کو خلیفہ نہین کہتے۔ البتہ یہہ ممکن ہے
کہ کوئی امیر خود اپنے تئین یا اسکی عقیدتمند رعایا وغیرہ اسکو مجازاً خلیفہ کہے۔ مگر ایسا خلیفہ
فاضل ممدوح کی بحث سے خارج ہے اسمین انکو کچھ تنازعہ نہین اس سے ظاہر ہوا کہ اس مسئلہ
خلافت مین ہر دو حضرات کا اتفاق ہے لیکن چونکہ **اڈیٹر صاحب** کو ایک عرصہ دراز سے بسبب
تحریرات جانبین کے **ضد وکد** آگئی ہے لہذا فاضل کی حق و مدلل بات پر بہی
بے محل و بیجا مخالفت فرماتے ہین جسکی وجہ سے اڈیٹر صاحب کو ایسا دعوی کرنا پڑتا ہے
جو خلاف ہو اور ظاہر ہے کہ ایسے دعوی بے دلیل کہانتک قرین دعوی ہوگی ہم بعض اس
قسم کے اڈیٹر صاحب کے دعاوی کا ذکر کرتے ہین۔ (۱) اڈیٹر صاحب
نے اسی مقام پر خلافت سلطان روم کا دعوی اس دلیل سے کیا ہے چنانچہ فرماتے ہین
"جس حالت مین کہ تمام کتب تواریخ خلیفہ اور خلافت کے لقب سے بہرے پڑے ہین تو سلطان روم
کی خلافت بدرجہ اولی واجب التسلیم ہوگی" اڈیٹر صاحب نے اول تو یہان پر تمام سنت جماعت
اور احادیث نبوی کے خلاف دعوی خلافت فرمایا اور دلیل بمقابلہ احادیث نبویہ و اجماع علماء کرام
کتب تواریخ کے لائے حالانکہ بقول اڈیٹر صاحب مورخین نے بہی مجازاً خلیفہ لکہا ہے چنانچہ خود اڈیٹر صاحب
فرماتے ہین "علی الخصوص بنی امیہ و عباسیہ کو مجازاً خلیفہ لکہتے ہین" پس ہم کسی مسلمان
مین ایسی جرأت نہین پاتے ہین جو تواریخون سے اجماع امت و احادیث نبوی کو رد کرے۔ اڈیٹر صاحب
خود تواریخون کو بے اصل سمجھتے ہین چنانچہ بحث مجدد فاضل ممدوح کے جواب مین تواریخون کو
بے اعتبار ٹہرایا ہے۔ حالانکہ بحث مجدد مین تواریخ کسی حدیث و اجماع امت کے خلاف نہ تہی
بلکہ مصدق تہی مجددون کا عدم وجود نام و نشان بجز تسلیم تواریخ ممکن نہ تہا۔ احادیث

دقسران مین تو مجددون کی تواریخ ہو نہین سکتی پہر اگر تواریخ قابل تسلیم نہوا کرے تو پہر زمانہ اٰیندہ مین کسی اڈیٹر صاحب کا وجود بہی ثابت نہ ہو۔ پس جہان تواریخ کی ضرورت تہی وہان تو اڈیٹر صاحب کو ضداً انکار کرنا پڑا اور جہان تواریخ بسبب مخالفت احادیث نبوی و اجماع امت قابل رد تہی وہان تسلیم کرنا پڑا بلکہ اوسکو دلیل ٹہرانا پڑا ورنہ ایسے خلاف دعوی پر دلیل کہان ملتی۔ افسوس ہی کہ اس ضد سے ایک عاقل بہی ایسا ہو جاتا ہی۔ (۲) اڈیٹر صاحب کا اسی قسم کا دوسرا دعوی یہہ ہی کہ "بحث خلافت مذہبی نہین ہی اور نہ اس سے سرکار انگریزی کو کچہہ سروکار ہے"۔ ہم نہین جانتے ہمارے عاقل ولایق اڈیٹر صاحب کو کیا ہو گیا ہی کہ بحث خلافت کو (جو کتب احادیث و دیگر مذہبی کتابون مین ہی) مذہبی نہین فرماتے معلوم نہین کہ مذہبی مسئلہ اور کیسا ہوتا ہے۔ و نیز جہاد مسلمانون کا مذہبی مسئلہ ہی جو بغیر خلیفہ و امام وقت ہو نہین سکتا تو علاوہ مذہبی مسئلہ ہونیکے گورنمنٹ کو اس بحث سے سب سے زیادہ تعلق ہی سروکار نہ ہونا کیا معنی۔ اڈیٹر صاحب نے مخالفت و ضد فاضل ممدوح مین گورنمنٹ کی مخالفت۔ ملک کی بے امنی۔ مسلمانون مین نااتفاقی اہل مناظرہ کی ہنسی۔ اہل علمون کی انگشت نمائی۔ مہذبین کی نام دہرائی کا مطلق خیال نہ فرمایا۔ یہہ سب بوجہ ضد کے ہی ورنہ ہمارے اڈیٹر صاحب ماشاء اللہ فن اڈیٹری مین لایق ہین۔ ان سے ایسی باتون کا صادر ہونا تعجبات سے ہی۔ اس ضد نے اڈیٹر صاحب کو

بہت سے خلاف واقعہ امور کے اظہار پر مجبور کیا۔

ازانجملہ (۳) اخبار مشیر مطبوعہ ۲۷ مئی ۱۸۸۷ء کے صفحہ ۹ کے نوٹ مین اڈیٹر صاحب فرماتے ہین یہہ امر (انکار خلافت سلطان روم) کروڑہا مسلمانون اور خود سلطان المعظم کی دلشکنی کا باعث ہی۔ یہہ فی الحقیقت خلاف واقعہ ہی جبکہ خلیفہ کا قریش ہونا بالاجماع شرط ہے تو پہر یہہ بحث بجز اڈیٹر صاحب کے اور کس مسلمان کی دلشکنی کا باعث ہو گی۔ ہمارے نزدیک جو دعوی اسلام رکہتا ہو گا (کروڑہا مسلمان ہون یا سلطان المعظم) وہ ان احادیث خلافت کو ضرور تسلیم کریگا۔ اڈیٹر صاحب جو ان احادیث کو نہین مانتے اسکا سبب مخالفت فاضل ممدوح ہے ورنہ حدیثون سے تو انکو بہی انکار نہین ہی۔ (۴) مشیر قیصر مطبوعہ ۸۔ جنوری مین اڈیٹر صاحب اہل حدیث کو مسجدون سے نکالنے کی تجویز کرکے وجہ یہہ فرماتے ہین کہ یہہ لوگ مسجد و نمازیون

نماز کے حیلہ سے آکر ابوحنیفہ کو برا کہتے ہین اپنا مذہب پہیلاتے ہین آمین بالجہر ورفع یدین اخراج کا سبب نہین ہی ورنہ شافعیہ کو بہی نکالتی"۔

یہہ وجہ اڈیٹر صاحب کی بالکل مشاہدہ کے خلاف ہی ہمنے اسکا خلاف بارہا بچشم خود دیکہا بلکہ آجکل ایک شخص متبع سنت مسمی عبدالرحمن کہوری مین مقیم ہی نہ وہ ابوحنیفہ کو گالیان دیتا ہی اور نہ اپنا مذہب پہیلاتا ہے کیونکہ عالم نہین ہی محض عامی ہی لیکن یہان کی حنیفہ اوسکی آمین بالجہر کے مانع ہین اور مار پیٹ پر مستعد ہین ایک صاحب مسمی ہدایت علی تو مسجد ہی مین نہین آتی تاکہ آمین کی آواز نہ سنائی پڑی متبع سنت کی عدم موجودگی مین لوگون سے دریافت کر کے مسجد مین آتی ہین۔ اگر ہماری تحریر پہ اعتبار نہ ہو تو ہم اس واقعہ کو حلفاً لکہتی ہین۔ یا دوسرے لوگون سے دریافت کرلین۔ اسیطرح ایک خاص مدینہ منورہ کا رہنی والا شافعی آیا اسکا بہی لوگون نے پیچہا لیا ایک صاحب نے فرمایا اسکو کچہہ مت دو یہہ آمین چلا کر کہتا ہی ضرور وہابی ہوگا۔ حق یہہ ہے جو شخص مذہب حنفی نہ رکہتا ہو اہل حدیث ہو یا شافعی وغیرہ اسکو متعصبین حنفیہ وہابی لامذہب وغیرہ کہینگے۔ خود اڈیٹر صاحب اپنی اخبار مطبوعہ ۸۔ جنوری ۱۸۹۴؁ء ۶ محرم الحرام ۱۳۱۱؁ھ [illegible] کا حال تحریر فرماتی ہین" اگر کوئی شخص مذہب حنفی سے انکار کرے تو لامذہب ہو کر سزا پاتا ہی"۔ یہہ کارروائی مکہ کی حنفیہ کے اڈیٹر صاحب فرماتے ہین تو دوسری جگہہ کے حنفیون کا کیا حال ہوگا اس سے ظاہر ہے کہ توہین امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے الزام صرف برائے نام لگائی جاتے ہین حقیقت مین سبب یہی ہی جو اڈیٹر صاحب نے ارقام فرمایا۔ واضح ہو کہ اس خلاف واقعہ امر کا جواب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی نی اپنی کتاب ہدایۃ المرتاب مین عمدہ لکہا ہی اڈیٹر صاحب ضرور اس کتاب کو طلب کر کے ملاحظہ فرماوین کیونکہ وہ جواب بلا رو و رعایت آزادانہ ہی اسواسطے ہم اپنی عنایت فرما کی محبت و مروت کے لحاظ سے نقل نہین کرسکتی البتہ ہم اڈیٹر صاحب کو مبارکباد دیتے ہین کہ اب بڑے بڑے علماء وقت اپنی کتابون کو آپ کے ذکر خیر سے رونق دیتے ہین۔ اگر یہی چہیڑ چہاڑ مذہبی اڈیٹر صاحب کچہہ دنون جاری رکہینگے تو مستقل رسالے اونکی خدمتگذاری مین تصنیف ہوا کرینگے۔ (۵) اڈیٹر صاحب کا قول ہے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو شاگرد نذیر حسین صاحب گالیان دینی لگے" یہہ بہی خلاف ہے۔ (۶) اڈیٹر۔ تقلید انبیا نے

اختیار کی" انبیا کسیکی تقلید نہین کرتی اسلئے خلاف ہی - (۷) تقلید ائمہ اربعہ کے
اہل حدیث منکر ہین محض غلط ہے اہل حدیث تقلید ایک ہی امام کے منکر ہین نہ مطلق تقلید
کے (۸) نذیر حسین صاحب کعبہ مین لامذہبی پہیلانے گئے" خلاف ہے (۹) نذیر حسین
صاحب نے توبہ نامہ مین اپنے تئین وہابی لامذہب لکھا ہی" جعلی ہی کہین نہین لکہا گیا (۱۰) کوئی
اہل اسلام اور مولوی اڈیٹر غلط خبرین نہین شایع کرتا" صدہا خبرین غلط ہوتی ہین جنکی بعدہ
تصحیح ہوتی ہی - اسی بے احتیاطی سے اخبار جہوٹے مشہور ہوگئے - اسی بحث مین کتنی باتین آپ کی
اخبار کی بے اصل ثابت ہوئین - (۱۱) مسلمان اڈیٹر بجز ثقات اور فرشتہ سیرت اور سچے
لوگون کے کوئی خبر درج اخبار نہین کرتے" اس قسم کے کارسپانڈنٹون کا وجود قریب قریب
محالات سے ہی اس قید سے اخبار کا چلنا مشکل ہے - (۱۲)" فاضل لاہوری نے لاہور مین خود
درخواست عہدہ قضا لئے کے کئے تہے" محض غلط ہی - اڈیٹر صاحب کو اس ضد
نے بہت سی غلط فہمیون کا ہی مرتکب بنایا - ازان جملہ - (۱۳) اڈیٹر صاحب اپنے
متعدد پرچون مین اہل حدیث خصوصاً فاضل ممدوح کو ابو حنیفہ کا توہین کرنے والا کہا
اور دلیل یہہ ہی کہ فاضل ممدوح نے ابو حنیفہ کا قلیل الحدیث ہونا لکہا ہی پہر اس بنا پر جو منہہ
مین آیا برا بہلا کہہ ڈالا - حقیقت مین یہہ بڑی غلط فہمی ہے فاضل ممدوح نے قلت حدیث
کا ذکر حمایت مین ابو حنیفہ رحمہ کے لکہا ہی جبکہ مخالفین امام صاحب انکی قلت حدیث کو سبب
کسر شان تصور کرتے تہے تو انکے جواب مین فاضل ممدوح کو ثابت کرنا چاہئے کہ قلت حدیث
موجب کسر شان نہین نہ یہہ کہ قلت حدیث (جو واقعی امر ہے) اس سے انکار کر جانا ایسا
جواب تو متعصبین کا ہوا کرتا ہی جسکو کوئی اہل انصاف تسلیم نہین کرتا - کوئی ہمارے پیغمبر خدا
صلعم کو امی ہونے سے توہین کرے تو ہمکو کب مناسب ہی کہ ہم امی ہونے سے انکار کر بیٹہیں
بلکہ ہمکو امی لقب تو ثابت تسلیم کرنا چاہئے کہ آپ اگرچہ لکہہ پڑہہ نہین سکتے تہے مگر تمام دنیا مین
جو علوم اب رایج ہین تتمہ آپ کے علم کا ہین - ہزارون علماء نے آپ کے علم کی
شرح کرنا چاہا مگر کسی نے انتہا نہ پائی - (۱۴) بحث انکار سلطان روم مین اڈیٹر صاحب
نے فاضل ممدوح کو خوشامدی کہا یہہ غلط فہمی ہے بادشاہون کی تعریف کرنا خوشامد

ہوتا ہے۔ پس اثبات خلافت والے تو شادی ہو سکتے ہین نہ انکار والی (۱۵) نواب صاحب
والی ریاست بہوپال کے شعر ؎ مقلد تا خراب بادہ آرا پرستی شد۔ بکوئی آشنایان سنن
بیگانہ مے آید۔ مین غلط فہمی کر کے منصفین حنیفہ کو بہی ایسے مقلدون مین شامل کر دیا حالانکہ
یہہ سنت کے دشمنون کا رد ہے۔ (۱۶) مولانا سید نذیر حسین صاحب پر مکہ معظمہ مین طرح طرح
کی اذیتین ہونا بیان کر کے ان اذیتون پر آنکی توہین و تذلیل کرتے ہین حالانکہ یہہ غلط فہمی ہے
صدہا بزرگان دین کو لوگون نے اذیتین پہونچائین مگر کوئی ذلیل نہین ہوا۔ خود ابو حنیفہ نے قید خانے
مین ہی انتقال فرمایا۔ کیا اڈیٹر صاحب کے نزدیک امام صاحب (خدا نخواستہ باشد) بہی ذلیل
و خوار تہے آپ حنفی ہو کر اپنے امام کی نسبت ایسا اعتقاد رکہہ سکتے ہین ؟۔ اس ضد نے
فاضل ممدوح سے اڈیٹر صاحب کو بیجا مخالفت اور نکتہ چینی پر مجبور کیا حالانکہ یہہ
کوئی مردانگی نہین ہے اڈیٹر صاحب نے خود اپنے اخبار نمبر ۲۴ جلد ۵ مطبوعہ ۱۷ جون کے صفحہ ۲
کالم تیسرے کی آخر سطر مین فرمایا ہے "یون تو ایک عمدہ سے عمدہ فقرہ پر نکتہ چینی ہو کر حاشیے
چڑہ سکتے ہین" اس قسم کی بیجا نکتہ چینیان اڈیٹر صاحب نے بہت سی کی ہین منجملہ انکے (۱۷)
اشاعۃ السنہ نمبر اول جلد ہفتم معمول سے تین ماہ بعد نکلا۔ حالانکہ اشاعۃ السنہ کی دیر مین
نکلنے کی وجوہات پر (جو اشاعۃ السنہ نمبر (۱۰) جلد (۶) مین موجود ہین) توجہ نہ فرمائی اور نہ
یہہ خیال کیا کہ یہہ کوئی ملکی اخبار نہین ہے جو دیر مین نکلنے سے بے لطف ہو جائے یہہ تو مذہبی
رسالہ ہے جو کبہی بے مزہ نہین ہو سکتا۔ اس ضد کا برا ہو اس نے اڈیٹر صاحب سے
بزرگان دین کی بہت توہین کرائی منجملہ انکے۔ (۱۸) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب
کی مذمت مین شعر تصنیف فرمایا اور وہابیون کا گرو۔ لامذہب وغیرہ الفاظ تو تکیہ کلام ہو گیا ہے
اور خود ہی سباب المومن فسوق فرماتے ہین اس سے محض دلشکنی فاضل ممدوح کی منظور
تہی ورنہ نہ تو مولانا ممدوح نے حنفیون کی مذمت کی نہ امام صاحب کو برا کہا خود اڈیٹر صاحب
بہی مولانا ممدوح کو اچہا سمجہتے تہے۔ اس ضد نے اڈیٹر صاحب سے ناانصافی
بہی حد سے زیادہ کرائی۔ از انجملہ (۱۹) اپنا ہر دعوی تو بلا دلیل چہوڑتے جاتے ہین
حتی کہ فاضل ممدوح اور انکے ہمذہبون کو مقلد عبد الوہاب کا فرماتے ہین مگر جب انہی کی دلیل
سے فاضل ممدوح نے حنفیون کو مقلد عبد الوہاب کا لکہا تو لگے دلیل طلب کرنے

اور یہہ نہ جانا کہ اُسی دلیل سے فاضل ممدوح نے ہمکو عبد الوہاب کا مقلد بنایا جس دلیل سے فاضل ممدوح کو بنایا تہا۔ اس ضد نے اڈیٹر صاحب کو اصول وقایع نگاری کا بھی مخالف بنایا۔ چنانچہ (۲۰) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی نسبت بلا تحقیق محض غلط خبرین طبع کردین اور جب ان خبرون کی تکذیب بدلایل ہو گئی اور روبکار ریاست ٹونکہ کا فوٹوگراف آگیا تو بہی اپنی خبرون کی تکذیب کی اور نہ روبکار مذکور کی نقل کی۔ یہہ امر اصول وقایع نگاری کے بالکل مخالف ہے۔ (۲۱) وکیل احمد صاحب کی خلاف تہذیب تحریرات درج اخبار فرمائین مگر اونکا جواب از جانب فاضل ممدوح جو مہذبانہ تہا باجرت بہی اوسکو اپنے اخبار مین نہ طبع فرمایا۔ یہہ بلا کا تعصب اور خلاف اصول وقایع نگاری ہے۔ (۲۲) عزت علی گورکہپوری کی مفسدانہ وغیر مہذبانہ تحریر کو اپنے اخبار مطبوعہ ۲۔ جون ۱۸۹۰ء مین طبع فرمایا اسمین اُسنے لاکہون اہل حدیث کو مجوس امت کا لکہا جس سے لاکہون مسلمانون مین جوش پیدا ہے یہہ مفسدانہ تحریرات کا طبع ہونا بالکل خلاف اصول وقایع نگاری ہے۔

یہہ لوگ اپنے پاک اور حق مذہب حنفی کو کیسا بدنام کرتے ہین اور باوجود اسکے اپنے تئین چست وچالاک حنفی لکہتے ہین۔ ایک مّلا علی قاری حنفی تہے جنہون نے محدثین کے انگلی اُٹہانے کے فعل کی مذمت کیا انکے خلاصہ مین دیکہہ کر کید الٰہی کا مرتد وکافر ہونا اپنے رسالہ تزیین العبارۃ لتحسین الاشارۃ مین تجویز فرمایا۔ ایک یہہ چست حنفی ہین کہ جب تک اہل حدیث کی تکفیر نہ کر لین گا ایمان نہ دی لین جب تک اپنے تئین چست حنفی نہین سمجہتے۔ ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ ہم ان چست حنفیون کے عقاید بالکل اگلے حنفیون کے عقاید سے برخلاف پاتے ہین جس سے ہم کہہ سکتے ہین کہ ان مصنوعی چست حنفیون کے مذہب کے بانی کو حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشین گوئی وبہا یطلع قرن الشیطان فرمایا ہے مذہب محدثین کے بانی تو خود رسول خدا صلعم ہین وہ کیونکہ اسکے مصداق ہو سکتے ہین سچا حنفی صرف زبانی دعوی سے نہین ہو سکتا ہے تاوقتیکہ اپنے عقاید ابو حنیفہ رحہ کے عقاید کے مطابق نہ بناوے۔ اس مضمون کی ایک عبارت ہم شاہ عبد العزیز صاحب

محدث دہلوی (جو مستند عند الحنفیہ بھی ہیں) کی تفسیر فتح العزیز سے تبرکاً نقل کرتے ہیں "بعضے فرقہا خود را بیکی ازین ہر چہار گروہ کہ صاحب طریق مستقیم اند منسوب می کنند و خود را تبع آن بزرگ انگارند حالانکہ این طریق را گذاشتہ در طریق شیطانی منہمک گشتہ اند پس بسبب این نسبت طریق کج آنہا در نظر مردم طریق مستقیم می نماید و در حقیقت بہرہ از طریق مستقیم ندارد مثل یہود و نصاریٰ کہ خود را از اتباع موسیٰ و حضرت عیسیٰ می انگاشتند و از راہ آن دو بزرگ بعد المشرقین دور افتادہ و در امت ما فرقہ شیعہ خود را بائمہ اہل بیت نسبت می کنند و بوی از عقاید و اعمال و اخلاق آن بزرگان در خود ندارند و ہمچنین مداریہ و جلالیہ و دیگر مقیدان و ملحدان کہ خود را سہروردی و قادری و چشتی میگویند و اعمال و اشغال اصلاً مناسب بارباب این طریق ندارند۔ انتہیٰ"۔ مقام غور ہے کہ موسیٰ و عیسیٰ و اہل بیت علیہم السلام کی زبانی تابعدار گمراہ ہوں اور ابی حنیفہ رح کی زبانی تابعدار حنفی کہلاویں اگر سچا حنفی بننا ہے تو بدعات و رسومات و اہل حدیث سے بغض و عناد تبرا و فساد ترک کر کے امام صاحب کے عقاید رکھیں ورنہ زبانی دعوی سے کبھی حنفی نہیں ہو سکتے۔ آن جہت حنفیوں کی تحقیق کا یہ حال ہے کہ مولوی ارشاد حسین صاحب کو صاحب ایضاح الحق لکھتے ہیں حالانکہ ایضاح الحق مولانا شہید محمد اسمعیل مرحوم کی ہے ایسے ہی جہت حنفیوں نے پاس مکہ معظمہ کے بدیہ و جامع الشواہد (جو ایسے ہی جہت حنفیوں کی تصنیف ہے) کو مولانا نذیر حسین صاحب کی تصنیف بتلایا جب ان جہت حنفیوں کے ایمان و انصاف کا یہ حال ہے تو سست حنفیوں کا کیا ٹھکانا ہے جبکہ مخالفت اہل حدیث میں جھوٹھ و بہتان کو بھی جایز بلکہ ایسی عبادت جو حرم محترم میں ادا کرنے کے لایق تصور کیجاوے تو انکی اصلاح کی امید کیا ہے۔ عزت علی گورکھپوری نے ایک ولی اللہ (مولانا نذیر حسین صاحب) کو جھوٹھ

کی تہمت لگائی خدا نے اسی جرم مین گرفتار کر کے تمام دنیا مین حشر تک خود بدولت ہی کو بدنام کیا سچ ہے ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد - میلش اندر طعنہ نیکان کند

اب ہم اپنے اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اڈیٹر صاحب نے جو اس ضد مین بے اعتدالیان فرمائین ہم نے مشتی نمونہ از خروارے اجتلا دین اگر سب کا ذکر کرتے تو ایک دفتر ہو جاتا ہم اڈیٹر صاحب کی جناب مین باادب عرض کرتے ہین کہ ہمنے آپ کی ان تحریرات کو دیکھا آپ کے اکثر بلا دلیل دعوی پائے - فاضل ممدوح کی دلایل کا جواب درکنار انکا ذکر تک بہی آپ نہین کرتے ہین پہر یہہ کیا مباحثہ - آپنے چند الزام بلا دلیل سُنے سنائی (جیسے توہین امام توہین سلطان توہین مکہ لامذہب وہابی فتنہ انگیز مفسد وغیرہ) لگا کر اسی بنیاد پر دو چار پہبتیان ایک دو تمسخرانہ کلمات کچھہ ہجو کے اشعار دس بارہ گالیان لکہہ کر عہدہ برائی چاہتے ہین یہہ کب ممکن ہے - گو عوام آپ کی تحریر کو شاید جواب فاضل ممدوح کہین مگر اہل بصیرت کی نظر تو دلایل پر ہے وہ ایسی پراگندہ تقریر آپ کی کب سنینگے کیا دنیا مین مہذبین و منصفین کی کمی ہے - پس یا تو آپ واسطے مباحثہ کے کوئی عالم تجویز کر دیا خاموشی اختیار کیجئے اور اگر یہی طریقہ کج بحثی کا آپ نے جاری رکہا اور گندہ مضامین جیسے چیست خفقی کے ہین) کا طبع کرنا موقوف نہ کیا تو آپ کا اخبار بہی مثل اخبار نور الانوار کے متعصب و بے وقعت ہو جائیگا اور آپ کو پیچھا چھوڑانا مشکل پڑیگا اگرچہ فاضل ممدوح نے آپ کو قابل خطاب نہ تصور فرما کر خطاب آپ سے چھوڑ دیا مگر دنیا مین کیا اہل حق کم ہین -

آپ نے فاضل ممدوح کی پر زور علمی تقریر ملاحظہ فرمائی - کوئی انکا جواب دینے والا ہے؟ بڑے بڑے علماء ساکت ہین - انکی منصفانہ مدلل تحریرات پر فاضل اجل جناب مولوی عبد الحی صاحب نے از راہ انصاف و مقتضائے کمال کبہی نکتہ چینی نہین کی - اگر وکیل احمد صاحب نے کچھہ عامیانہ خیالات ظاہر فرمائے تو اوسکا نمبر ۳ و ۴ و ۵ اشاعۃ السنہ جلد ۷ مین جو حال ہوا - وہ آپ نے دیکھا - امید ہے کہ ہماری دوستانہ نصیحت پر آپ خیال فرما کر مذہبی چھیڑ چہاڑ سے باز آوینگے - ہم اس بات کا وعدہ کرتے ہین کہ اگر آپ نے آیندہ خاموشی اختیار کی تو اس طرف سے کبہی اشاعۃ السنہ مین آپ کی مزاج پرسی نہ ہوگی - آیندہ آپ کو اختیار ہے +

راقم - ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر کہوری ضلع ساگر